بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۳۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد | ۲۸ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ ۲۳ ظہور ۱۳۴۷ ہش ۲۳ اگست ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۸۹

187

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۲۳ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کراچی سے کل بذریعہ تار حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی: [redacted]

کراچی ۲۱ ظہور (پونے گیارہ بجے قبل دوپہر)
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ
(پرائیویٹ سیکرٹری)

کل رات دس بجے بذریعہ فون بھی مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے یہ اطلاع دی ہے کہ
حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں

—• کل مورخہ ۲۱ ظہور کو حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی کا جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں بندش پیشاب کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہوا۔ اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔ جس کی وجہ سے خون اور آکسیجن دینے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

—• مورخہ ۱۲ اگست بروز دوشنبہ اللہ تعالیٰ نے مکرم برکت اللہ صاحب طاہر ایم۔اے (کراچی) کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔
نومولود محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ کارکن دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پوتا اور محترمہ سراج بی بی صاحبہ کارکن لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا نواسہ ہے۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی اور صالح زندگی عطا فرمائے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

ضروری اعلان

نظارت اصلاح و ارشاد کے دفتر میں انسپکٹر اصلاح و ارشاد کی آسامی کے لئے ایک ایسے عالم دین کی ضرورت ہے جو ریٹائرڈ ہو اور سلسلہ کی خدمت کا جذبہ رکھتا ہو۔ درخواستیں ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ کے نام آنی چاہئیں درخواستیں پہنچنے پر اپنے خرچ پر انٹرویو دینا ضروری ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ دین کیلئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے

ایسا نمونہ دکھاؤ کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگائے اور بہرحال صدق دکھائے تا فضل اور روح القدس کا انعام پائے۔ کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر جو روح القدس کی تجلی ہوئی تھی۔ وہ ہر ایک تجلی سے بڑھ کر ہے۔ روح القدس کبھی کسی نبی پر کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا اور کبھی کسی نبی یا اوتار پر گائے کی شکل پر ظاہر ہوا اور کسی پر کچھوا یا مچھ کی شکل پر ظاہر ہوا اور انسان کی شکل کا وقت نہ آیا جب تک انسان کامل یعنی ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوگئے تو روح القدس بھی آپ پر بوجہ کامل انسان ہونے کے انسان کی شکل پر ہی ظاہر ہوا۔" اور یہ جو روح القدس پہلے اس سے پرندوں یا حیوانوں کی شکل پر ظاہر ہوتا رہا اس میں کیا نکتہ تھا۔ سمجھنے والا خود سمجھ لے اس قدر ہم کہہ دیتے ہیں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی انسانیت اس قدر زبردست ہے کہ روح القدس کو بھی انسانیت کی طرف کھینچ لائی۔ پس تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو۔ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرو تا تمہیں زندگی ملے اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اترے۔"

(کشتی نوح)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۳ ظہور ۱۳۴۷ ہش

استقامت

معرفت الٰہیہ کے حصول کا چھٹا وسیلہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استقامت کو بتایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہی مجاہدہ پھل لا سکتا ہے جس میں استقامت ہو۔ استقامت کے معنی یہ ہیں کہ انسان خواہ کچھ بھی روک پیدا ہو جائے۔ اور خواہ کوئی اور وجہ ہو اسی دھن میں لگا رہے۔

آپ دیکھتے ہیں کہ دنیا کے لئے جو لوگ جدو جہد کرتے ہیں کوئی پیشہ یا دوکانداری شروع کرتے ہیں۔ تو جب تک استقلال اور استقامت سے کام نہ کریں۔ کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ بلکہ بعض دفعہ تو انسان نہ صرف یہ کہ اپنی محنت کا پھل کھو دیتے ہیں۔ بلکہ جو سرمایہ بھی لگاتے ہیں اس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ چنانچہ پنجابی میں ایک ضرب المثل ہے۔

پہلے سال چھٹی، دوسرے سال ہٹی اور تیسرے سال کھٹی۔

یعنی جب انسان دوکان کھولتا ہے۔ تو پہلے سال اس کو خرچ ہی خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اگر اسی مرحلے میں انسان ہمت ہار دے تو اس کا لگا لگایا ضائع ہو جاتا ہے۔ بعض طبیعتیں جلدی ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ کبھی ایک کام شروع کرتے ہیں مگر جب شروع میں خرچ ہی خرچ نظر آتا ہے تو گھبرا جاتے ہیں۔ اور جلد بازی سے کام لے کر وہ کام چھوڑ دیتے ہیں۔ اور دوسرا کام شروع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح پھر تیسرا اور پھر چوتھا ...... اور جب ناکامی پر ناکامی محسوس کرتے ہیں تو مایوس ہو جاتے ہیں۔ اور اس مایوسی میں پڑ کر سخت تکلیف اٹھاتے ہیں۔ تمام سرمایہ غرق ہو چکا ہوتا ہے۔ اور بعض وقت تنگ آ کر خودکشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

جس طرح دنیا کے کاموں میں کامیابی کے لئے استقلال اور استقامت کی ضرورت ہے اسی طرح روحانیت میں بھی استقامت ہی انسان کو منزل مقصود پر پہنچاتی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ذکر اللہ خواہ تھوڑا ہو مگر متواتر ہو یعنی یہ نہیں کہ آج تو ذکر اللہ میں گھنٹے صرف کر دیئے اور دوسرے یا تیسرے دن تھک کر ہار جائے۔ ایسے لوگ کبھی منزل مقصود کو نہیں پا سکتے۔ اور جو استقامت دکھاتے ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ کے اور قریب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"چھٹا وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے استقامت کو بیان فرمایا ہے۔ یعنی اس راہ میں درماندہ اور عاجز نہ ہو اور تھک نہ جائے۔ اور امتحان سے ڈر نہ جائے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا
تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ
تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا
وَفِی الْاٰخِرَۃِ۔

یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور باطل خداؤں سے الگ ہو گئے۔ پھر استقامت اختیار کی۔ یعنی طرح طرح کی آزمائشوں اور بلا کے وقت ثابت قدم رہے۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ کہ تم مت ڈرو اور مت غمگین ہو اور خوش ہو اور خوشی میں بھر جاؤ کہ تم اس خوشی کے وارث ہو گئے۔ جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم اس دنیوی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔ اس جگہ ان کلمات سے یہ اشارہ فرمایا کہ اس استقامت سے خدا تعالےٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرض خطر میں پاویں۔ اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے۔ اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے۔ اس وقت نامردی نہ دکھلاویں۔ اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔ صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ ذلت پر خوش ہو جائیں۔ موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں۔ کہ وہ سہارا دے۔ نہ اس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے۔ اور باوجود سراسر بےکس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ اور ہرچہ بادا باد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں۔ اور قضاء و قدر کے آگے دم نہ ماریں۔ اور ہرگز بےقراری اور جزع فزع نہ دکھلاویں۔ جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہو جائے یہی استقامت ہے۔ جس سے خدا ملتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آ رہی ہے۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ اس دعا میں اشارہ فرماتا ہے

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَیْھِمْ

یعنی اے ہمارے خدا تو ہمیں استقامت کی راہ دکھلا۔ وہی راہ جس پر تیرا انعام و اکرام مترتب ہوتا ہے اور تو راضی ہو جاتا ہے"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۶۵، ۱۶۶)

یاد رکھنا چاہیئے کہ استقامت بھی اللہ تعالےٰ کی توفیق سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ معرفت الٰہیہ کے جو مراحل ہم کو درپیش آ چکے ہیں۔ گویا وہ ہماری جدوجہد کا جزو بن جاتے ہیں اور ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ خاص کر دعا ایک ایسی چیز ہے جو ہر مرحلہ کے مطابق لازمی ہے جس میں سب سے بہتر حصہ وہ ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور اس میں تجھ سے ہی استمداد کرتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ثابت قدمی خدا تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے حاصل ہو سکتی ہے جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے۔ انسان جب خدا تعالےٰ کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ تو راستہ میں بہت سی بلاؤں اور طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جب تک ان میں سے انسان گزر نہ لے۔ منزل مقصود کو پہنچ نہیں سکتا۔ امن کی حالت میں استقامت کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ کیونکہ امن اور آرام کے وقت تو ہر ایک شخص خوش رہتا ہے۔ اور دوست بننے کو تیار ہے۔ مستقیم وہ ہے کہ سب بلاؤں کو برداشت کرے"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۹۷، ۱۹۸)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

تعلیم القرآن کی اہمیت اور اس کی برکات

۱۴۴

طالبات فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کی الوداعی تقریب میں حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا خطاب

(آخری قسط)

قرآن مجید پڑھنے والے کے علاوہ کچھ آداب قرآن کریم سُننے والے کے لئے بھی ہیں جن پر عمل کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۂ اعراف میں فرماتا ہے

وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

(آیت ۲۰۵)

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو توجہ سے سنو اور خاموش رہو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔ صاف صاف الفاظ ہیں قرآن مجید پڑھے جاتے وقت مکمل طور پر خاموش رہنے کا حکم ہے۔ غور و فکر اور تدبر اور پوری توجہ خاموشی کو چاہتی ہے مجھے افسوس ہے کہ ہماری مجالس اور درسوں کے وقت اس کا پورا اہتمام نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا فرمائے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی پورے طور پر اطاعت کرنے والیاں بنیں۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنے اپنے دائرۂ واقفیت میں ہر عورت اور ہر بچی تک خدا تعالیٰ کا یہ حکم پہنچائیں تا آئندہ کوئی عورت یا بچی لاعلمی کے باعث یہ غلطی نہ کرے۔ قرآن مجید کے مطابق تو قرآن پڑھتے وقت شور کرنا کفار کا کام تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ۔ (حٰمٓ سجدہ)

کافروں نے کہا کہ اس قرآن کو نہ سنو اور اس کے پڑھے جانے کے وقت شور مچاؤ تاکہ تم غالب آجاؤ۔ کفار سمجھتے تھے کہ شور مچائیں گے کسی کے کانوں تک قرآن کی آواز نہ جائے گی تو غلبہ ہمارا ہوگا اس کے برعکس خدا تعالیٰ فرماتا ہے تم خاموش رہو اور اس کے نتیجہ میں تم پر خدا تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں گی کامیابی نصیب ہوگی۔

مومنین کی تو خصوصیت ہی قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے کہ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا۔

مومنین کی شان تو یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں۔ ان میں خشیت پیدا ہو جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی آیتیں ان پر پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں۔ اگر قرآن کریم پڑھا جا رہا ہو اور دو چار آپس میں باتوں میں مصروف ہوں تو نہ ان کے دل خوفِ خدا سے لرز رہے ہوں گے نہ ان کے ایمانوں میں زیادتی ہو رہی ہوگی کیونکہ ان کی پوری توجہ ان مضامین کی طرف نہ ہوگی جو قرآن مجید کی ان آیات میں بیان ہو رہے ہوں گے۔ پس مذکورہ بالا اوصاف اپنے میں پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جب قرآن پڑھا جا رہا ہو تو آپ خاموشی اور پوری توجہ سے اس کو سنیں اور اس کے مضامین پر غور کرنے کی عادت ڈالیں۔

پس ہر احمدی بچی کو قرآن مجید پڑھنے اور سننے ہر دو کے آداب کو مدِنظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ جب لغویات سے پرہیز کریں گی نفس پاک ہوں گے تو قرآن مجید پر غور و تدبر کرنے کے نتیجہ میں اور قرآنی تعلیم اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے وہ کیفیت پیدا ہوگی جو زندگی کا حقیقی مقصد ہے۔ گناہوں۔ برائیوں لغویات اعتراضوں سے بچ جائیں گی اور نیکیوں کی طرف قدم اٹھنا شروع ہو جائے گا۔ قرآن مجید کی عظمت اور محبت دل میں پیدا ہوگی جس کے نتیجہ میں دل کی اور روح کی کیفیت یہ ہوگی کہ

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

پانچویں اہم بات جو مذکورہ بالا آیت میں بیان کی گئی ہے وہ وَاتَّقُوْا کے الفاظ ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ وَاتَّقُوْا کے الفاظ بعد میں آئے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی تقویٰ قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی پیدا ہو سکتا ہے اور یہ بھی کہ قرآن کے احکام پر عمل بھی کرو اور تقویٰ بھی اختیار کرو۔ ان دونوں باتوں کے نتیجہ میں تم اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کر سکتے ہو۔ تقویٰ کا لفظ بڑے وسیع معانی پر مشتمل ہے۔ تفصیل بیان کرنے کا وقت نہیں مختصراً اس کے معنے ہیں کہ ہر فعل میں اللہ تعالیٰ کو ڈھال بنا لینا اور جس کی خدا ڈھال بن جائے اس پر کوئی شیطانی وار کارگر نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ اسی کی ڈھال بنتا ہے جو اس کے احکام پر ہے۔ تقویٰ کے یہ معنے بھی ہیں کہ ہر کام کرتے ہوئے یہ بات مدِنظر رہے کہ میرا یہ فعل اللہ تعالیٰ کی رضا کے خلاف تو نہیں۔ میرے اس کام کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض تو نہیں ہو جائے گا۔ اس حد تک خوفِ الٰہی کا غلبہ طاری رہے تو بہت سی برائیوں اور گناہوں سے انسان بچ جاتا ہے خود اللہ تعالیٰ نے بھی تو یہی فرمایا ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ کہ جو تقویٰ اختیار کرتا ہے قرآن مجید ان کو روحانیت کے بلند مقامات تک پہنچا دیتا ہے۔ انسان خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے سے صرف اسی وقت انکار کرتا ہے جب اس میں کبر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی پرواہ نہ ہو۔ ہم کیوں عمل کریں۔ ہمیں کیا ضرورت ہے۔ ہم نظام کی اطاعت کیوں کریں وغیرہ۔ ورنہ ایک متقی شخص کو جب اور جس وقت بھی یہ پتہ چلے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کے متعلق یوں فرمایا ہے وہ ضرور عمل کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کو نیکی کے زینہ پر چڑھنے کا پہلا قدم قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے

پھر آپ فرماتے ہیں ؎

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضی خدا
جو مر گئے انہی کے نصیبوں میں ہے حیات
اس رہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات

یعنی حقیقی اسلام کامل فرمانبرداری کا نام ہے اللہ تعالیٰ کا ہر حکم پورا کرنے کی خاطر اپنے پر موت وارد کرنا۔ جب تک انسان اپنے جذبات۔ اپنی خواہشات اپنے نفس کی گردن پر اپنے ہی ہاتھ سے چھری نہ پھیر دے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو مٹی میں نہ ملا دے وہ صحیح معنوں میں مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں۔ ہر ارشاد کی تعمیل کرے ہر بات جس سے روکا گیا ہے اس سے رُک جائے تب پھر یہ ارشادِ باری تعالیٰ پورا ہوتا ہے لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ کہ ایسے لوگ پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی چادر میں لپیٹ لئے جاتے ہیں۔ اس کے فضلوں کی ان پر بارش ہوتی ہے اور اس کے انعامات کے وہ وارث ٹھہرتے ہیں۔

خدا کرے ہم میں سے ہر ایک قرآن مجید کے احکام پر چلنے والی بنے۔ ہماری زندگیاں اطاعتِ الٰہی اور اطاعتِ رسول میں بسر ہوں ہم اور ہماری اولادیں اور ان کی اولادیں نسلاً بعد نسلٍ اللہ تعالیٰ کے اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ والے گروہ میں ہی شامل رہیں۔

اپنی بچیوں کو میں یہ بھی نصیحت کروں گی کہ علمِ دین سیکھنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ اپنے لئے دعا بھی کیا کریں کہ خدایا ہمیں دین کا علم اور فہم عطا فرما۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا پڑھا کرتے تھے۔ جو کچھ یہاں پڑھا ہے اسے ایک بار کم از کم اپنے گھروں میں جا کر دہرائیں اس نیت کے ساتھ کہ اگلے سال انشاء اللہ آپ پھر مرکز میں پڑھنے کے لئے آئیں گی جو سیکھا ہے وہ دوسروں کو سکھائیں کہ یہی اصل مقصد

یہاں آنے کا تھا۔ قرآن مجید کی صحیح تلاوت کی روزانہ مشق کریں۔ اصول آپ کو سکھا دیئے گئے ہیں مشق کرنا آپ کا کام ہے اور یہ خیال دل سے نکال دیں کہ قرآن سیکھنا مشکل ہے جیسا کہ کئی طالبات کو میں نے کہتے سُنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ۔ ہم نے قرآن کریم کو عزت اور شرف حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے پس کوئی ہے جو اس پر عمل کرنے کے نتیجہ میں عزت و شرف حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے عظیم الشان انعام کے نتیجہ میں آپ کے لئے قرآن مجید سیکھنے کے سامان مہیا کر دیئے ہیں سیکھنا اور ان پر عمل کرنا آپ کا کام ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا کرے۔ آمین۔

اب مَیں سب کو خدا حافظ کہتے ہوئے رخصت ہوتی ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے لے جائے آپ کے دلوں کو نورِ قرآن سے منور کرے اور آپ کے وجود کو اپنی جماعت اور بنی نوع انسان کے لئے فائدہ مند بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں سب سے پہلی دعا تو ہماری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت لمبی زندگی اور آپ کی اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے اور احمدیت و اسلام کے غلبہ کے لئے ہونی چاہیئے جیسا کہ گزشتہ خطبہ میں حضور نے اس کی طرف خصوصاً توجہ دلائی ہے۔ پس سب بچیاں اور بہنیں اپنی ہر نماز میں اس دعا کو لازم کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔

مکرم چوہدری رحمت خان صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

(۱)

(محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

مسجد لنڈن کے امام کی حیثیت سے قابلِ رشک خدمات سرانجام دے کر وطن میں مراجعت کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مرحوم کو احمدیہ ہوسٹل کے دورِ جدید میں پہلا سپرنٹنڈنٹ مقرر ہونے سے نئی خدمات سرانجام دینے کا موقع ملا جس سے وہ احسن طور پر عہدہ برآ ہوئے۔

اس تاریخی ادارہ کی از سرِ نو تنظیم اور اس سے متعلق نگرانی۔ تربیت اور حسابات وغیرہ نہایت اہم فرائض تھے۔ بیشتر طلبہ (ساکنین ہوسٹل) یونیورسٹی کلاسز سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہوسٹل کی پرانی شاندار روایات کو از سرِ نو قائم کرنا اور پاکیزہ اسلامی ماحول میں زندگی بسر کرنا وہ نصب العین ہے جو ہمیشہ ان کے مدنظر رہا۔

ہوسٹل کے لئے ایسی کوٹھی کا کرایہ پر دستیاب ہونا جہاں سے اولڈ اور نیو کیمپس کو جانے اور واپسی میں سواری کی آسانی میسر ہو۔ ایک ناقابلِ حل عقدہ رہا ہے۔ بنابریں مستقل ہوسٹل کی عمارت کی جو موزوں جگہ پر ہو ضرورت شدت سے محسوس ہوتی رہی ہے اور اس کے پیشِ نظر ہوسٹل کے لئے موزوں قطعہ اراضی کی تلاش میں محترم چوہدری صاحب نے مسلسل محنت سے حصہ لیا۔ بالآخر ایک موزوں پلاٹ انتخاب میں آیا۔ جو نیو کیمپس کے بالکل قریب ہے اور اسے صدر انجمن نے خرید لیا۔

امسال مرحوم نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں گزارش کی کہ خرید کردہ پلاٹ میں ہوسٹل کی عمارت کا کام شروع کیا جائے جس پر حضور نے نقشہ کی تیاری کا ارشاد فرمایا۔ پھر ہدایات دیں جن کی روشنی میں مرحوم نے [illegible] تیار کرایا اور ابھی یہ حضور کے سامنے آخری منظوری کے لئے پیش کرنے نہ پائے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

نمازوں۔ درس قرآن۔ تنظیم خدام الاحمدیہ کے تربیتی جلسوں تقاریر۔ کھیلوں اور جماعتی کاموں میں شرکت سے ہوسٹل میں محترم چوہدری صاحب کی زیرِ نگرانی ایک خوشگوار اسلامی ماحول پیدا ہوا۔

احمدیہ ہوسٹل کو یونیورسٹی کے منظور شدہ اداروں کی فہرست میں شامل کرانے کے لئے بھی مرحوم کو کافی تگ و دو کرنی پڑی تا وظیفہ لینے والے طلباء بھی ہوسٹل میں رہائش سے محروم نہ رہیں۔

ہوسٹل میں کلرک نہ ہونے کے باوجود مرحوم ہر قسم کے حسابات صاف اور مکمل رکھنے کے عادی تھے۔ اُردو اور انگریزی خوشخطی میں ان کو امتیاز حاصل تھا۔

مرحوم نہایت بلند اخلاق۔ مہمان نواز تہجد خواں۔ قرآن مجید پڑھنے پڑھانے اور اس کے معارف سمجھنے اور سمجھانے کے شائق تھے۔ ہوسٹل میں درس دیتے قرآن پاک پڑھاتے۔ نمازوں میں امامت کراتے۔ باجماعت نماز کے لئے ہر ایک بورڈر کو پابند کرتے۔ اسلامی شعار کی پابندی اور اخلاقِ حسنہ میں ان کا نمونہ قابلِ تقلید تھا بورڈروں میں نہایت درجہ ہر دلعزیز تھے اور وہ ان کا غیر معمولی احترام کرتے تھے۔

الغرض چوہدری صاحب مرحوم نے بحیثیت سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور قریباً چار سال شاندار خدمات سرانجام دیں۔ نظارت تعلیم کو اس قیمتی وجود کی خدمات سے محروم ہونے پر ایک خلاء محسوس ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات اپنے قرب میں بلند سے بلند کرے۔

میرے ساتھ مرحوم کو ایک خاص محبت کا تعلق تھا۔ الحمد للہ کہ مجھے ان کی ذہین بیٹی صوفیہ کو ایم۔اے فلسفہ میں پڑھانے کا موقع ملا۔

(۲)

(مکرم محمد منظور صاحب صادق ایم۔اے راولپنڈی کلم)

مرحوم چوہدری صاحب کے ساتھ خاکسار کا براہِ راست واسطہ قریباً ۲ سال رہا جبکہ مَیں ہوسٹل میں تھا۔ اس طویل عرصہ میں مجھے آنمکرم کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور مَیں مرحوم کی نیک بازی۔ تقویٰ شعاری اور مومنانہ شان کا ایک چشم دید گواہ ہوں۔

ایک سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل کے لئے سب سے بڑی خوبی یہ ہونی چاہیئے کہ بورڈران کے ساتھ اس کا تعلق حاکمانہ ہونے کی بجائے مشفقانہ ہو تاکہ موجودہ انانیت اور خودسری کی مسموم فضا میں سپرنٹنڈنٹ کی سخت گیر پالیسی کی وجہ سے کوئی بدمزگی پیدا نہ ہونے پائے۔ مرحوم چوہدری صاحب کا بورڈران کے ساتھ تعلق پدرانہ شفقت کا حامل تھا۔ بڑے نرم دل واقع ہوئے تھے اور کبھی نہ چاہتے تھے کہ کسی بورڈر کے ساتھ کوئی سختی کی جائے۔ اگرچہ اس نرمی اور درگزر سے بعض لوگ ناجائز فائدہ بھی اٹھاتے تھے مگر مرحوم پھر بھی عفو سے کام لینے اور زبانی وعظ و نصیحت پر ہی اکتفا فرماتے۔

مرحوم صوم و صلوٰۃ کے بڑے پابند تھے اور احمدیہ ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت سے بورڈران کی تربیت کے لئے ان کی ذات اس لحاظ سے ایک نمونہ تھی۔ چنانچہ پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ درس و تدریس اور ہوسٹل کے تربیتی جلسوں میں بورڈران کو کوشش سے شامل کرتے۔ فجر کی نماز کے لئے خصوصاً ہر کمرہ میں جاتے، دروازہ کھٹکھٹاتے اور نماز کے لئے بیدار کرتے۔ آواز میٹھی اور سریلی تھی۔ فجر کی اذان جب دیتے تو بہت بھلی لگتی۔ نمازِ تہجد کی ادائیگی ان کا معمول تھا اور بڑے دعاگو اور صابر و شاکر تھے۔ طبیعت میں سادگی اور انکساری تھی۔ صبر و استقلال اور مومنانہ شان کا جو نمونہ آپ نے گزشتہ سال اپنے جواں سال فرزند کی اچانک المناک وفات پر دکھایا وہ یقیناً قابلِ رشک ہے۔ گیارہ بجے رات کا وقت تھا مرحوم چوہدری صاحب کمرہ بند کرکے بیٹھے بیٹھے سو رہے تھے کہ بڑے دروازے پر ہرکارہ نے ایک تار ایک دوست کو دی۔ جب پڑھی تو یہ اندوہناک خبر تھی کہ چوہدری صاحب کے سب سے چھوٹے فرزند جو لنڈن میں پی۔ایچ۔ڈی سے قریباً فارغ ہونے والے تھے۔ بجلی کا کرنٹ لگنے سے اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں مرحوم چوہدری صاحب عموماً اپنے اس فرزند کی خوبیوں کا ذکر مجالس میں فرمایا کرتے تھے جس سے واضح ہوتا تھا کہ مرحوم کو اس بچے سے غیر معمولی محبت تھی۔ یہ خبر ان کے لئے بظاہر ناقابلِ برداشت تھی اور ان کے عارضۂ قلب اور پیرانہ سالی کی وجہ سے ہمیں خدشہ تھا کہ شاید یہ خبر ان کے لئے جان لیوا ثابت نہ ہو۔ چنانچہ اس خیال سے وہ دوست جنہوں نے تار وصول کیا تھا میرے پاس آئے اور ہم دونوں نے باہمی مشورہ سے یہ فیصلہ کیا کہ اس وقت یہ اطلاع دینے کی بجائے انہیں صبح اطلاع دی جائے چنانچہ ہم دونوں نے راتوں رات ربوہ ٹیلیفون کرکے ان کے عزیز پوتے کو علی الصبح بلوا لیا تاکہ اس صدمہ عظیم کے وقت وہ ان کے لئے ڈھارس کا موجب ہو۔ ہوسٹل میں سوائے ہم دو دوستوں کے یہ خبر کسی کو بھی معلوم نہ تھی۔ صبح ہوئی ہم نے ایک سوچی سمجھی تدبیر کے مطابق چوہدری صاحب کے لئے جلد جلد ناشتہ تیار کروایا۔ ان سے باتیں کرتے رہے۔ ان کے خوف

ہو کہ بولے بچے کا باتوں باتوں میں ذکر کیا اور حکمتِ عملی کے ساتھ انہیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ ہماری باتوں سے مرحوم کو کچھ شبہ سا پڑ گیا۔ فرمانے لگے منظور صاحب بات کیا ہے آپ آج مجھ سے اس قدر سوالات کیوں کر رہے ہیں۔ جب ہم نے محسوس کیا کہ اب وہ ذہنی طور پر ایک اندوہناک خبر کو سننے کے لئے تیار ہو گئے ہیں تو ہم نے تار ان کے ہاتھ میں تھما دیا۔ چوہدری صاحب مرحوم کے چہرے پر سوائے ایک معمولی ملال کے اور کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کے الفاظ فرمائے۔ ایک آہ بھری اور بچے کے ساتھ لپٹ کر۔ فوراً اپنے عزیزوں کو اپنے ہاتھ سے اطلاع دینے کا کام شروع کیا۔ صبر و شکر کا یہ قابلِ رشک نمونہ تھا جس کی ہمیں بالکل توقع نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس صدمہ کو برضا و رغبت برداشت کرنے کی قوت و استطاعت بخشی۔ یہ ان کی مومنانہ شان اور توکل علی اللہ پر دال ہے۔ الغرض مرحوم چوہدری صاحب بہت سے اخلاق و اوصاف کے حامل تھے اور ان کی تقویٰ شعاری اور خدماتِ سلسلہ کے پیشِ نظر اپنے و پرائے سب ان کے مداح تھے۔

۔۔۔زندگی کے ایک طویل عرصہ میں مدرسی کے فرائض انجام دیئے ہیں وہ ان کا حلقۂ تربیت وسیع تھا اور ان کے کئی شاگرد بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود ان کی عزت و تکریم کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت کرے اور ان کے جملہ پسماندگان کا از خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام:-

189

منکسر المزاجی اور حُسنِ خلق کے چند نمونے

آپ کے بڑے بیٹے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ:-

"والد صاحب نے اپنی عمر ایک مغل کے طور پر نہیں گزاری بلکہ فقیر کے طور پر گزاری۔"

قادیان کے کنہیا لعل صراف کا یہ بیان ہے کہ ایک دفعہ خود حضرت مرزا صاحب کو بٹالہ جانا تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ یکّہ کرا دیا جائے۔ حضور جب نہر پر پہنچے تو آپ کو یاد آیا کہ کوئی چیز گھر میں رہ گئی ہے۔ یکّے والے کو وہاں چھوڑا اور خود پیدل واپس تشریف لائے۔ یکّے والے کو پُلی پر اور سواریاں مل گئیں اور وہ بٹالہ روانہ ہو گیا۔ اور مرزا صاحب غالباً پیدل ہی بٹالہ گئے۔ تو میں نے یکّہ والے کو بلا کر پیٹا اور کہا کہ کمبخت اگر مرزا نظام دین ہوتے تو خواہ تجھے تین دن وہاں بیٹھنا پڑتا تو بیٹھتا لیکن چونکہ یہ نیک اور درویش طبع آدمی ہے اس لئے تو ان کو چھوڑ کر چلا گیا۔ جب مرزا صاحب کو اس کا علم ہوا تو آپ نے مجھے بلا کر فرمایا:-

"وہ میری خاطر کیسے بیٹھا رہتا اسے مزدوری مل گئی اور چلا گیا۔"

آپ کے خادم مرزا اسماعیل بیگ مرحوم کی شہادت ہے کہ جب حضرت اقدس اپنے والد بزرگوار کے ارشاد کے ماتحت بعثت سے قبل مقدمات کی پیروی کے لیے جایا کرتے تھے تو سواری کے لیے گھوڑا بھی ساتھ ہوتا تھا اور میں بھی عموماً ہمرکاب ہوتا تھا۔ لیکن جب آپ چلنے لگتے تو آپ پیدل ہی چلتے اور مجھے گھوڑے پر سوار کرا دیتے میں بار بار انکار کرتا اور عرض کرتا حضور مجھے شرم آتی ہے آپ فرماتے کہ

"ہم کو پیدل چلتے شرم نہیں آتی۔ تم کو سوار ہوتے کیوں شرم آتی ہے"

جب حضرت قادیان سے چلتے تو ہمیشہ پہلے مجھے سوار کراتے۔ جب نصف سے کم یا زیادہ راستہ طے ہو جاتا تو میں اُتر پڑتا اور آپ سوار ہو جاتے اور اسی طرح جب عدالت سے واپس ہونے لگتے تو پہلے مجھے سوار کراتے اور بعد میں آپ سوار ہوتے۔ جب آپ سوار ہوتے تو گھوڑا جس چال سے چلتا۔ اُسی چال سے چلنے دیتے"

مرزا دین محمد صاحب کا بیان ہے کہ

"میں اوّلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے واقف نہ تھا یعنی ان کی خدمت میں مجھے جانے کی عادت نہ تھی۔ خود حضرت صاحب گوشہ نشینی اور گمنامی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ لیکن چونکہ وہ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور شریعت کے دلدادہ تھے۔ یہی شوق مجھے بھی ان کی طرف لے گیا۔ اور میں ان کی خدمت میں رہنے لگا۔ جب مقدمات کی پیروی کے لئے جاتے تو مجھے گھوڑے پر اپنے ساتھ اپنے پیچھے سوار کر لیتے تھے۔ اور بٹالہ جا کر اپنی حویلی میں باندھ دیتے۔ اس حویلی میں ایک بالاخانہ تھا۔ آپ اس میں قیام فرماتے اس مکان کی دیکھ بھال کا کام ایک جولاہے کے سپرد تھا جو ایک غریب آدمی تھا۔ آپ وہاں پہنچ کر دو پیسے کی روٹی منگواتے یا اپنے لئے ہوتی تھی اور اس میں سے ایک روٹی کی چوتھائی کے ریزے پانی کے ساتھ کھا لیتے باقی روٹی اور دال وغیرہ جو ساتھ ہوتی۔ وہ اس جولاہے کو دے دیتے۔ اور مجھے کھانا کھانے کے لئے چار آنہ دیتے تھے۔ آپ بہت ہی کم کھایا کرتے تھے اور کسی قسم کے چسکے کی عادت نہ تھی۔"

(حیات طیبہ)

"خدا تعالیٰ کی نظر غلط جانے والی نہیں ہوتی پس جب وہ کسی کو منتخب کرتا ہے وہ معمولی آدمی نہیں ہوتا۔ قرآن شریف میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ۔" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۰۶)

دس شرائط بیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ

رقم فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عُسر اور یُسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا بہرحال راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواؤ ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

"اللہ تعالیٰ نے ساری باتیں ایسی رکھی ہیں جو بہت عمدہ زندگی تک پہنچاتی ہیں عہد کرو اور عہد کو پورا کرو۔ اگر تکبر کرو گے تو تم کو خدا ذلیل کرے گا۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۲۳)

بزرگان اسلام

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام نعمان اور کنیت ابو حنیفہ ہے۔ آپ فارسی الاصل تھے ۸۰ھ میں آپ کوفہ شہر میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔

آپ نے فقہ اپنے استاد حماد بن ابی سلیمان سے پڑھی تبحر علمی حاصل کرنے کے بعد آپ نے احکام شرعیہ کو عملی زندگی میں جاری کرنے اور مسائل جدیدہ کو قیاس اور رائے سے سلجھانے کا قصد کیا اسی لئے آپ کے مذہب کا نام مذہب اہل الرائے مشہور ہو گیا۔

آپ فرمایا کرتے تھے میری یہ رائے ہے اور یہی میرے نزدیک سب سے بہتر ہے جو شخص اس کے سوا کسی اور رائے کو بہتر سمجھے تو اس کے لئے اس کی رائے اور ہمارے لئے ہماری رائے

نیز فرماتے تھے :-

"جب کوئی مسئلہ نہ کتاب میں ملے نہ سنت رسولؐ میں تو میں اقوال صحابہ پر غور کرتا ہوں اور اقوال صحابہ کے سامنے کسی کے قول کو قابل اعتنا نہیں سمجھتا۔ ابراہیم۔ شعبی۔ ابن سیرین عطاء اور سعید بن جبیر نے بھی اپنے زمانہ میں اجتہاد کیا میں بھی کرتا ہوں۔"

قبولیت عامہ اور تبحر علمی کی وجہ سے آپ کا لقب "امام اعظم" مشہور ہو گیا۔ آپ کے متعلق "امام شافعیؒ" نے فرمایا :-

"جو علم سیکھنا چاہے وہ ابو حنیفہؒ کا محتاج ہے"

نیز امام ابو یوسف نے فرمایا :-

"جب کسی مسئلہ میں ہمارا باہمی اختلاف ہوتا تھا تو ہم اسے امام ابو حنیفہؒ کے سامنے پیش کرتے۔ آپ اتنی جلدی جواب دیتے جیسے اسے اپنی آستین سے نکالا ہو"

عہدۂ قضاء سے انکار

جب خلیفہ منصور اور ابراہیم کے درمیان خانہ جنگی ہوئی تو اس وقت امام صاحب کی ہمدردیاں ابراہیم کے ساتھ تھیں کیونکہ وہ بہت بڑے عالم تھے اور علماء و فقہاء کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔ اتفاق سے ابراہیم کو شکست ہوئی اور انہوں نے معرکہ میں نہایت دلیری کے ساتھ لڑ کر جان دے دی۔ اس مہم سے فارغ ہو کر خلیفہ منصور نے امام ابو حنیفہ کو طلب کیا جب آپ دربار میں پیش ہوئے تو منصور نے دریافت کیا کہ آپ نے کس سے علم کی تحصیل کی آپ نے اپنے استادوں کے نام بتائے جن کا سلسلۂ شاگردی بڑے بڑے صحابہ تک پہنچتا تھا۔ منصور نے آپ کے لئے قضاء کا عہدہ تجویز کیا۔ لیکن امام صاحب نے کسی سرکاری عہدہ کے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں اس کی قابلیت نہیں رکھتا۔ منصور نے غصہ میں آکر کہا کہ "تم جھوٹے ہو"۔ اس پر امام صاحب نے جواب دیا اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر اس میں کیا شک ہے کہ میں عہدۂ قضاء کے قابل نہیں کیونکہ جھوٹا شخص قاضی مقرر نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ آپ نے اس کے لئے یہ وجوہات بھی پیش کیں کہ میں عربی النسل نہیں ہوں اس لئے اہل عرب کو میری حکومت ناگوار گذرے گی نیز مجھے درباریوں کی تعظیم کرنی پڑے گی۔ اور یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا اس کے ساتھ ہی حالات ایسے ہیں کہ شخصی حکومت میں پوری آزادی سے فرائض منصبی کو ادا نہیں کیا جا سکتا اس پر بھی منصور نہ مانا اور قسم کھائی کہ تمہیں یہ عہدہ ضرور قبول کرنا پڑے گا۔ امام صاحب نے بھی قسم کھائی کہ میں ہرگز قبول نہیں کروں گا۔ چنانچہ آپ کو قید کر دیا گیا۔ اور بالآخر قید خانہ میں ہی آپ کو زہر دے کر مروا دیا گیا۔

آپ کے شاگرد

آپ کے شاگردوں میں سے سب سے زیادہ مشہور چار ہیں۔

(۱) ابو یوسف (۲) زفر بن ہذیل بن قیس (۳) محمد بن حسن (۴) حسن بن زیاد۔ انہی چاروں کے ذریعہ حنفی مذہب دنیا میں پھیلا۔

امام ابو یوسف بغداد میں قاضی القضاۃ کے عہدہ پر مامور ہوئے اور امام محمد نے امام صاحب کے مذہب کی تدوین اور اشاعت میں وقت گذارا جن کتب کی تدوین امام محمد نے کی۔ ان کی دو قسمیں ہیں پہلی قسم وہ ہے جن کو ثقہ راویوں نے امام محمد سے روایت کیا ہے اور یہ کتب ظاہر الروایۃ یا مسائل اصول کے نام سے مشہور ہیں اور یہ چھ ہیں (۱) المبسوط (۲) الجامع الکبیر (۳) الجامع الصغیر (۴) کتاب السیر الکبیر (۵) کتاب السیر الصغیر (۶) زیادات

حنفی مذہب کی اشاعت

حنفی مسلک کی اشاعت دیگر تمام مذاہب کی نسبت سب سے زیادہ ہوئی اس کی وجہ یہ ہے کہ خلفائے عباسیہ نے محکمہ عدل و قضاء کے لئے یہی مذہب منتخب کیا تھا اور اہل عراق اس مذہب کے مقلد تھے اس کے علاوہ سلطنت عثمانیہ کا سرکاری مذہب بھی یہی تھا اسی طرح یہ مذہب مصر۔ سوڈان۔ لبنان۔ ترکی۔ شام۔ البانیہ۔ افغانستان برصغیر ہند و پاکستان میں پھیل گیا۔

حنفیّت کا رنگ

"ہمارے نزدیک تقلید کو چھوڑنا ایک اباحت ہے۔ کیونکہ ہر ایک شخص مجتہد نہیں ہے۔ ذرا سا علم ہونے سے کوئی متابعت کے لائق نہیں ہو جاتا کیا وہ اس لائق ہے۔ کہ سارے متقی اور تزکیہ کرنے والوں کی تابعداری سے آزاد ہو جائے۔ قرآن شریف کے اسرار سوائے مطہر اور پاک لوگوں کے اور کسی پر نہیں کھولے جاتے ہمارے ہاں جو آتا ہے اسے پہلے ایک حنفیت کا رنگ چڑھانا پڑتا ہے میرے خیال میں یہ چاروں مذہب اللہ تعالےٰ کا فضل ہیں اور اسلام کے واسطے ایک چار دیواری اللہ تعالےٰ نے اسلام کی حمایت کے واسطے ایسے اعلیٰ لوگ پیدا کئے۔ جو نہایت متقی اور صاحب تزکیہ تھے آج کل کے لوگ جو بگڑ رہے ہیں اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ اماموں کی متابعت چھوڑ دی گئی ہے خدا تعالےٰ کو دو قسم کے لوگ پیارے ہیں۔ اول وہ جن کو اللہ تعالےٰ نے خود پاک کیا اور علم دیا دوئم وہ جو ان کی تابعداری کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک ان لوگوں کی تابعداری کرنے والے بہت اچھے ہیں کیونکہ ان کو تزکیہ نفس عطا کیا گیا تھا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے قریب تر کے ہیں میں نے خود سنا ہے کہ بعض لوگ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے حق میں سخت کلامی کرتے ہیں یہ ان لوگوں کی غلطی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۴۲)

تجاویز برائے شوریٰ خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر شوریٰ کا انعقاد بھی ہو گا مجالس مقامی۔ قائدین اضلاع۔ قائدین علاقہ سے التماس ہے کہ شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں۔

دفتر مرکزیہ میں تجاویز بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۰ تبوک ستمبر ۱۹۶۰ء ۱۳۳۹ہش ہے

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی یاد میں

(از مکرم میجر سید محمود احمد شاہ صاحب بخاری پیر الٰہی بخش کالونی کراچی)

جس زمانہ میں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ رہتک میں سول سرجن کے عہدہ پر تعینات تھے اور خاکسار کے والد صاحب سید غلام حسین صاحبؓ بھی بسلسلہ سرکاری ملازمت وہیں پر مقیم تھے تو کالج کے ایامِ تعطیلات میں لاہور سے آکر رہتک میں مقیم ہونے کے باعث مجھے حضرت میر صاحب کی بابرکت صحبت میں وقت گذارنے کا موقع ملتا تھا آپ کو نہایت قریب سے دیکھنے کے مواقع میسر آتے تھے۔ یہ زمانہ ۱۹۳۲ء اور ۱۹۳۴ء کا تھا۔

حضرت میر صاحب کی صحبت میں بیٹھ کر کئی ایک روحانی اور عارفانہ نکات سننے میں آئے تھے۔ مجھے یاد ہے ایک مرتبہ حضرت میر صاحب نے فرمایا کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ صحیح بخاری میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پہلی حدیث ہے اور یہ حدیث تمام فلاسفی کا نچوڑ ہے۔

دہلی وطن ہونے کے باعث اور خواجہ میر درد کے شجرہ نسب میں سے ہونے کے باعث اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ روحانی اور جسمانی تعلق قائم ہونے کی وجہ سے حضرت میر صاحب کو اردو زبان سے خاص محبت تھی۔ آپ اردو زبان میں بلا وجہ ہندی زبان کے ٹھیٹھ الفاظ کے استعمال کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت میر صاحب نے روزنامہ الفضل کے چھ ماہ کے پرچوں کی جلد بندھوائی۔ جب آپ کی کوٹھی پر نماز ختم ہوئی تو آپ نے یہ جلد احباب جماعت کو دکھائی۔ آپ الفضل کے اوراق کو پلٹتے جاتے تھے اور متبسم چہرہ کے ساتھ یہ فرماتے تھے کہ اگر ہر چھ ماہ کے الفضل کے [illegible] کی جلد بندھوالی جائے تو ایک خزانہ بن جائے گا۔

[illegible] مرتبہ مولوی محمد یامین صاحب تاجر کتب اپنے تجارتی دورہ پر رہتک آئے۔ میں نے دیکھا کہ آپ سڑکوں پر دھوپ میں پھر رہے ہیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ دھوپ میں کیوں گھوم رہے ہیں فرمانے لگے کہ سارے شہر میں تبلیغ کرونگا کیونکہ حضرت میر صاحب نے مجھے سَو روپے دیئے ہیں کہ میری طرف سے اس قسم کے تبلیغی پمفلٹ اور رسالے شہر میں خوب تقسیم کر دو۔

میرے نانا جان سید احمد حسن صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ حضرت میر صاحب نے ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے ماہِ رمضان کبھی قادیان میں گذارا ہے انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اس پر حضرت میر صاحب نے قادیان میں گذارے ہوئے رمضان کے مہینوں کی تعریف کی اور ان کی لذت اور خوشگوار یاد سے آپ ایسے لطف اندوز ہوتے کہ آپ کے چہرہ پر ایک خاص رونق جلوہ گر ہوتی اور حسرت و شوق سے ان ایام کو یاد کرتے۔

ماہ ستمبر ۱۹۳۴ء میں رہتک میں ایک عذابی رنگ کی بارش ہوئی۔ نہروں اور نالوں کے لبریز ہو جانے اور جا بجا پشتے ٹوٹ جانے سے ارد گرد کے اونچے علاقوں کا طوفانی پانی شہر میں گھس آیا اور سخت سیلاب آگیا سول لائنز کی وہ سڑکیں جن پر تانگے اور سائیکلیں چلتی تھیں وہاں دس دس فٹ پانی بھر گیا ہسپتال۔ کالج اور کوٹھیاں سب زیر آب آگئے۔ میں شام کے وقت بلند علاقہ قلعہ محلہ کے دامن میں کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا کہ عمارتوں پر کیا تباہی آئی ہے کہ یکدم دور سے ایک چارپائی کے چاروں پایوں کے ساتھ الٹے گھڑے بندھی ہوئی کشتی آتی ہوئی دیکھی۔ اس کو پولیس کے چار سپاہی تیرتے ہوئے اور دھکیلتے ہوئے لا رہے تھے۔ چارپائی کے اوپر ایک صاحب نیلی نکر پہنے ہوئے بیٹھے دیکھے۔ جب وہ کشتی نزدیک آئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میر صاحب ہیں۔ آپ ننگے سر ننگے پاؤں تھے اور بدن پر صرف ایک نیلی نکر تھی۔ میں نے خیال کیا کہ حضرت میر صاحب سیلاب میں بوٹنگ شوقیہ کر رہے ہیں مگر جب کنارے پر آکر آپ اُترے تو میں نے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں احبابِ جماعت کی خیریت پوچھنے آیا ہوں اور ڈپٹی صاحب محکمہ انہار سے (جو آپ کے رشتہ دار تھے مگر احمدی نہ تھے) ان کی خیریت پتہ کرنے آیا ہوں۔ بعد میں مجھے پتہ چلا کہ حضرت میر صاحب کی کوٹھی سول لائنز کے نشیبی علاقہ میں واقع ہونے کے باعث زیر آب آگئی اور بہت بھاری نقصان ہوا۔ اور سامان و اسباب میں سے غالباً کچھ بھی نہ بچ سکا۔ اللہ اللہ!! یہ جذبۂ خدمتِ خلق! کہ اپنا کچھ بھی نہ بچا اور دوسروں کی خیر و عافیت معلوم کرنے کے لئے ایسے مشکل حالات سے گذر کر بنفسِ نفیس جا رہے ہیں۔ اور اپنی کوئی مشکل زبان پر بھی نہیں لاتے۔

آپ اپنے اہل و عیال کو لے کر پولیس لائنز میں چلے گئے جہاں مکرم چوہدری فقیر محمد صاحب مرحوم ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے جو اس زمانہ میں پراسیکیوٹنگ انسپکٹر تھے آپ کی خدمت کی سعادت پائی۔ غروب آفتاب کا وقت آپہنچا تھا اور گھنی گھٹا کے باعث مزید بارش رات کو ہونے کے خدشہ سے لوگوں کے دل دہل رہے تھے اور بھیگی ہوئی عمارتوں کے منظر سے خوف آرہا تھا۔ ہر طرف پانی ہی پانی کے باعث موسم خنک ہو گیا تھا مجھے اپنے کپڑوں کے باوجود ٹھنڈک محسوس ہو رہی تھی۔ میں نے سوچا کہ حضرت میر صاحب نے قمیص بھی نہیں پہنی ہوئی ہے۔ میں بھاگ کر اپنے مکان سے ایک استری شدہ صاف قمیص لے آیا اور میں نے وہ حضرت میر صاحب کو پہنا دی۔ وہ قمیص حضرت میر صاحب نے اگلے روز ہی واپس بھجوا دی۔ متعلقہ گھروں پر چکر لگا کر حضرت میر صاحب واپس اپنی خودساختہ کشتی پر سوار ہو گئے اور پولیس کے سپاہیوں نے تیرتے ہوئے کشتی کو دھکیلنا شروع کر دیا اور یہ خاکسار واپس گھر کو آگیا۔ سخت سیلاب کے باعث گورنمنٹ کو اندیشہ تھا کہ وبائی امراض نہ پھوٹ پڑیں لیکن حضرت میر صاحب نے شہر کے لوگوں کو وباؤں سے بچانے کی جو سکیم بنائی اس پر عمل کے باعث سب خیر گذری۔ انہی خدمات کے نتیجہ میں گورنمنٹ کی طرف سے حضرت میر صاحب کو خان صاحب کا خطاب دیا گیا۔

اگرچہ حضرت میر صاحب بسلسلہ ملازمت قادیان سے دور دور مقامات پر تعینات رہتے تھے لیکن مرکزِ جماعت قادیان کی تازہ ترین خبریں آپ کو پہنچتی رہتی تھیں اور مرکز سے آپ کو اتنی وابستگی تھی کہ بعض اوقات یکدم آپ قادیان تشریف لے جاتے۔

جس زمانہ میں حضرت میر صاحب کے مضامین اخبار الفضل میں چھپتے تھے تو بوڑھے جوان بچے۔ نوجوان اور مستورات سب کے سب آپ کے اچھوتے طرزِ نگارش سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں جدت اور ندرت تھی۔ نت نئے نکات بیان کرتے۔ ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد حضرت میر صاحب نے ذکر و فکر کے عنوان سے ایک طویل سلسلۂ مضامین تحریر فرمایا۔

حضرت میر صاحب کی تصنیفات آپ بیتی۔ بخارِ دل ہر دو حصہ (منظوم) مقطعات بینی۔ کریمہ کر۔ اردو ترجمہ و ضمیمہ فارسی ہیں۔ آپ کا سلام بحضور سید الانام بھی عقیدت کا ایک شاہکار ہے۔

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

کیا موجودہ بائیبل الہامی ہے

انجیل متی کے پہلے باب پر ایک نظر

عیسائی حضرات موجودہ بائیبل کو الہامی بتاتے ہیں۔ حالانکہ اس کے الہامی کتاب ہونے کا کتاب میں کوئی دعوےٰ نہیں۔ اگر کم از کم اناجیل ہی الہامی ہوتیں تو لوقا کی انجیل کا مصنف یہ نہ لکھتا کہ:

"میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک دریافت کر کے انہیں تیرے لئے ترتیب سے لکھوں" (لوقا $\frac{۱}{۳}$)

ظاہر ہے کہ اگر یہ انجیل کلام الہامی تھا تو دریافت کر کے لکھنا کیا معنی؟ اور اگر دریافت کر کے لکھا ہے تو یہ الہامی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بائیبل کا ہر ایک صفحہ پکار پکار کر بتا رہا ہے کہ یہ کتاب الہامی نہیں ورنہ الہامی کتاب میں اس قدر اغلاط اور خلاف واقعہ امور ہرگز نہ ہوتے۔ مثلاً ذیل میں ہم صرف انجیل متی کے پہلے باب پر نظر کرتے ہیں۔

(۱) انجیل متی باب ۱ کے شروع میں عنوان تو یسوع مسیح کا نسب نامہ" لکھا ہے۔ مگر نسب نامہ حضرت مریم کے شوہر یوسف کا درج کر دیا گیا ہے جو کہ حضرت مسیح کا باپ نہ تھا۔ اور اگر یوسف واقعی یسوع مسیح کا باپ تھا تو مسیح بن باپ نہ ٹھہرا اور عقیدہ الوہیت و ابنیت باطل ٹھہرا۔ اور اگر یوسف باپ نہ تھا تو یہ نسب نامہ غلط قرار پائے گا۔

(۲) انجیل متی میں مسیح کو "ابن داؤد" بتایا گیا ہے اور خود مسیح اس سے انکاری ہے۔ کیونکہ متی نے یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح نے کہا کہ "جب داؤد اس (مسیح) کو خداوند کہتا ہے تو وہ اس کا بیٹا کیونکر ٹھہرا؟" (متی $\frac{۲۲}{۴۵}$)

(۳) عیسائی یسوع مسیح کی الوہیت کے ساتھ اس کے نسب نامہ کے بھی قائل ہیں اور خط عبرانی $\frac{۷}{۳}$ میں حضرت مسیح کو "ملک صدق" کے مشابہ بتایا ہے جو کہ باوجود انسان کے "بے باپ" اور "بے نسب نامہ" تھا (عبرانی $\frac{۷}{۳}$) تو کامل الوہیت کے حامل کا نسب نامہ کیونکر درست اور جائز ہوگا؟

(۴) متی $\frac{۱}{۱۷}$ میں نسب نامہ کی تینوں قسم کی ۱۴، ۱۴، ۱۴ پشتیں بتائی ہیں، جو کہ کل ۴۲ عدد بنتی ہیں۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ تیسری قسم میں یسوع مسیح کو ملا کر ۱۳ پشتیں بنتی اور کل ۴۱ پشت ہوتی ہیں نہ کہ ۴۲ عدد۔

(۵) متی $\frac{۱}{۱۱}$ میں حضرت سلیمان سے کیونیاہ تک ۱۴ پشت لکھی ہیں جو کہ سراسر غلط اور واقعہ کے خلاف ہیں کیونکہ ۱۔ تواریخ باب ۳ سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ۱۸ پشت بنتی ہیں نہ کہ ۱۴ پشت۔

(۶) متی $\frac{۱}{۸}$ میں یورام سے عزیاہ پیدا ہوا بتایا گیا ہے، حالانکہ یورام کا بیٹا "اخزیاہ" تھا نہ کہ عزیاہ (دیکھیں ۱۔ تواریخ $\frac{۳}{۱۱}$)

(۷) متی $\frac{۱}{۸}$ میں مندرجہ نسب نامہ اس لئے بھی غلط ہے کہ ۱۔ تواریخ $\frac{۳}{۱۱}$ میں صاف لکھا ہے کہ یورام اس کا بیٹا اخزیاہ، اس کا بیٹا یوآس اور اس کا بیٹا امصیاہ اور اس کا بیٹا عزیاہ تھا۔ گویا متی صاحب نے تین پشت کو نظر انداز کر دیا ہے۔

تاہم اگر یہ متی کا نسب نامہ صحیح ہے۔ تو تواریخ کا نسب نامہ غلط اور غیر الہامی ہے۔ اور اگر وہ صحیح ہے۔ تو متی کا غلط اور غیر الہامی ہے۔

۸۔ متی $\frac{۱}{۱۱}$ میں لکھا ہے کہ یوسیاہ سے یکونیاہ اور اس کے بھائی پیدا ہوئے۔ حالانکہ یکونیاہ کا بائیبل سے کوئی بھائی ثابت نہیں اور وہ اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ (دیکھیں ۱۔ تواریخ $\frac{۱}{۱۵}$)

(سید احمد علی مربی سیالکوٹ)

---

۴۴ (۱) اسے بدیوں کا علم اور نیکیوں کی خبر ہو۔

(۲) اسے معلوم ہو کہ بدیوں سے اجتناب اور نیکیوں پر عمل کرنے کے مواقع کیا ہیں۔

(۳) اسے معلوم ہو کہ کونسی بدیاں میرے اندر ہیں جنہیں میں نے دور کرنا ہے

اخلاق اور اس کی اہمیت

مکرم رفیق احمد صاحب محمود آباد جہلم

انسان کے اعمال کے دو حصے ہیں ایک وہ حصہ ہے جو خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور دوسرا وہ حصہ ہے جس کا تعلق بنی نوع انسان سے ہے اس دوسرے حصے کو اخلاق کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور جب یہی معاملہ خدا تعالےٰ کے ساتھ کیا جائے۔ تو اسے روحانیت کے نام سے موسوم کرتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اخلاق کی یہ تعریف کی ہے۔

"خُلق اس حالت کا نام ہے جبکہ طبعی تقاضے قوت فکر کے ساتھ ملا دیئے جائیں اور ان تقاضوں سے کام لینے والی ہستی متصدد ہو یعنی چاہے تو ان سے کام لے اور چاہے تو ترک کر دے۔"

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ طبعی تقاضوں کا کیا مطلب ہے۔ انسان اور حیوانات کی طبیعت بعض اعمال کی طرف مائل ہوتی رہتی ہے۔ جب ان اعمال کو بغیر سوچے سمجھے کیا جائے تو ان کو طبعی تقاضے کہیں گے۔ لیکن جب اس کے خلاف غور و فکر سے کام لے کر کام کیا جائے۔ تو اس کو اخلاق کہتے ہیں۔ اخلاق کی دو اقسام ہیں۔ اخلاق حسنہ اور اخلاق سیئہ وہ اخلاق جو کہ عقل اور شریعت کے مطابق ارادہ کے ماتحت کئے جائیں اخلاق حسنہ کہلاتے ہیں۔ اور اس کے برعکس وہ افعال جو ان شرائط کے خلاف ہیں اخلاق سیئہ کہلائیں گے۔

با اخلاق کون ہے؟

اس کے متعلق مختلف مکاتب فکر کی طرف سے مختلف خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ مثلاً عیسائی کہتے ہیں جس میں سب خوبیاں ہوں اور سب عیبوں سے پاک ہو وہ با اخلاق ہے لیکن اس کے برعکس اسلام نے یہ اصول بیان کیا ہے۔

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ
فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ
وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ
فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ (۱۰۱-۵)

یعنی جو شخص کوشش کر کے کثرت کے ساتھ خوبیاں پیدا کر لیتا ہے اس میں اگر بعض عیوب بھی ہوں جن کو خوبیاں چھپا لیں۔ تو وہ با اخلاق اور شریعت کے احکام اپنی ذات میں مقصود نہیں۔ بلکہ یہ تو ذرائع ہیں جو انسان میں دلی پاکیزگی پیدا کرنے کے لئے ہیں۔

اخلاق کی اصلاح ہو سکتی ہے یا نہیں۔ یہ بہت اہم سوال ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یہ خیال نہ کرو کہ ہم گنہ گار ہیں ہماری دعا کیونکر قبول ہوگی انسان خطا کرتا ہے۔ مگر دعا کے ساتھ آخر نفس پر غالب آجاتا ہے۔ اور نفس کو پامال کر دیتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے انسان کے اندر یہ قوت بھی فطرتاً رکھ دی ہے۔ کہ وہ نفس پر غالب آجائے۔ دیکھو پانی کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے۔ کہ وہ آگ کو بجھا دے۔ پس پانی کو کیسا ہی گرم کرو اور آگ کی طرح کر دو۔ پھر بھی وہ آگ پر پڑے گا تو ضرور ہے کہ آگ کو بجھا دے۔ جیسے کہ پانی کی فطرت میں برودت ہے ایسا ہی انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے"

(بدر ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء تقریر جلسہ سالانہ)

قرآن مجید میں بھی اس کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ

کی نصیحت کرتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کا بہر حال فائدہ ہوتا ہے۔ طبائع خواہ کتنی ہی جذبات نفسانی کے ماتحت ہوں۔ خدا تعالےٰ ضرور ہماری آہ و زاری کو سنے گا۔ اور وہ ہمیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا

با اخلاق کس طرح بنا جا سکتا ہے اور ہم اخلاق سیئہ سے کس طرح بچ سکتے ہیں۔ اس کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اپنی کتاب منہاج الطالبین میں بیان فرمایا ہے۔ ۴۴

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور — اسکی فنی تعلیم دینے والا ادارہ

(المکرم محمد مبشر شاہ صاحب)

۱۹۱

ترقی پذیر ممالک اُس وقت تک اپنے ذرائع سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھا سکتے جب تک ان کے پاس اپنے تجربہ کار آدمی اور فنی ماہرین موجود نہ ہوں ایسے ملک کو زیادہ سے زیادہ ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ صنعتی اور زراعتی ذرائع کو بروئے کار لایا جا سکے۔

آج کل پیداوار زیادہ سے زیادہ مقدار میں لائی جا رہی ہیں۔ زراعتی میدان میں ٹریکٹر، ہارویسٹر وغیرہ استعمال ہو رہے ہیں۔ ریڈیو۔ ٹیلیفون اور ٹیلیویژن کا استعمال تیزی سے بڑھ رہا ہے سٹیل مل۔ برقی گاڑیاں اور سندھ طاس کے منصوبے کے مکمل ہونے پاکستان ایک نئے دور میں داخل ہوا ہے۔ ان تمام چیزوں کے لئے بہت سے انجینئروں اور فنی ماہرین کی ضرورت رہے گی جو مختلف طریق کار پر کام کرکے ڈیزائن پلاننگ اور مشینری وغیرہ کی نگرانی میں مدد دے سکیں۔

ایک انجینئر سائنسی تحقیق کے اُس عملی پہلو سے تعلق رکھتا ہے جو بنی نوع انسان کی بھلائی اور بہبودی کے لئے استعمال میں لایا جا سکے۔ وہ کام کی قیمت اور وقت میں دوسری چیزوں کی نسبت زیادہ دلچسپی رکھتا ہے اُسے اس چیز کا علم ہوتا ہے کہ مختلف اشیاء وغیرہ کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہیں تاکہ انہیں استعمال کرکے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔ اس کے برعکس فنی ماہر (TECHNICIAN) زیادہ تر مشینوں کے استعمال وغیرہ کے متعلق جانتا ہے اور انجینئر کے نائب کے طور پر کام کرتا ہے۔

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور مغربی پاکستان میں انجینئرنگ کی تعلیم کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ یہ جی ٹی روڈ پر واقع ہے ہر سال تقریباً چار سو طلباء اس میں داخلہ لیتے ہیں مندرجہ ذیل مختلف برانچوں میں تعلیم دی جاتی ہے

جنرل برانچ:
۱ - سول انجینئرنگ
۲ - الیکٹریکل ″
۳ - مکینیکل ″
۴ - کیمیکل انجینئرنگ
۵ - مائننگ ″
۶ - میٹلرجیکل ″

پہلی تین برانچیں (سول الیکٹریکل اور مکینیکل) جنرل برانچ کہلاتی ہے۔ داخلہ کے وقت جنرل برانچ میں داخلہ دیا جاتا ہے۔ اگلے سال فرسٹ ایئر کے امتحان کے نتیجہ نیز طلباء کی خواہش کو ملحوظ رکھکر تینوں میں سے کوئی برانچ دی جاتی ہے۔ آرکی ٹیکچر کا کورس پانچ سال کا ہوتا ہے باقی تمام کورس چار سال کے ہوتے ہیں۔ کورس کے اختتام پر طلباء کو بی ایس سی انجینئرنگ کی ڈگری دی جاتی ہے۔

داخلہ کے لئے قابلیت

داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب ملحوظ رکھی جاتی ہے

۱:- بی ایس سی فرسٹ ڈویژن
۲:- ایف ایس سی فرسٹ ڈویژن
۳:- بی ایس سی سیکنڈ ڈویژن
۴:- ایف ایس سی سیکنڈ ڈویژن

پچھلے سالوں سے یہی دیکھنے میں آیا ہے کہ جتنے طلباء بی۔ ایس سی فرسٹ ڈویژن حاصل کرتے ہیں ان سب کو داخلہ مل جاتا ہے اس کے بعد ایف ایس سی فرسٹ ڈویژن کا نمبر آتا ہے اس لئے ایف ایس سی میں بعض دفعہ فرسٹ ڈویژن والے طلباء بھی جنرل برانچ میں داخلہ لینے سے رہ جاتے ہیں

پراسپکٹس

پراسپکٹس میں داخلہ کے متعلق تمام تفاصیل درج ہوتی ہیں۔ نیز داخلہ بھی اس میں موجود ہوتا ہے پراسپکٹس مندرجہ ذیل پتہ سے ۵۰ر۳ روپے بذریعہ منی آرڈر، پوسٹل آرڈر یا یونیورسٹی خود جاکر حاصل کی جاسکتی ہیں۔

Treasurer, West Pakistan
En University
Lahore

داخلہ کے لئے طریق کار

انٹرمیڈیٹ کا نتیجہ نکلنے کے چند دنوں بعد اخبارات میں داخلہ کے لئے اعلان شائع ہوتا ہے۔ فارم داخلہ جمع کرانے کی آخری تاریخ وغیرہ درج ہوتی ہے۔ فارم داخلہ پراسپکٹس میں ہی موجود ہے۔

وظائف اور مراعات

ایف ایس۔ سی میں اچھے نمبر لے کر داخل ہونے والے طلباء کو عموماً گورنمنٹ سکالرشپ مل جاتا ہے ریزیڈنٹ کے لئے وظیفہ ۶۵ روپے ماہوار + ۲۵۰ روپے سالانہ اور نان ریذیڈنٹ کے لئے ۲۵ روپے ماہوار + ۲۵۰ سالانہ ہوتا ہے۔ وظیفہ پڑھائی کے تمام سالوں میں ملتا ہے۔

مستحق طلباء کو یونیورسٹی فیس معافی کے سلسلے میں رعایت کرتی ہے یونیورسٹی ان طلباء کو جو یونیورسٹی کے امتحان میں پہلی پانچ میں سے کوئی پوزیشن حاصل کریں۔/۵۰ روپے ماہوار وظیفہ دیتی ہے۔ کچھ طلباء آرمی سویلین سکالرشپ سکیم کے تحت آتے ہیں اور انہیں آرمی کی طرف سے وظیفہ ملتا ہے اس کے علاوہ سہگل فاؤنڈیشن ان لمیٹڈ میرٹ سکالرشپ ہونہار طلباء کے لئے ہوتے ہیں جن کی رقم ۱۰۰ روپے ماہوار سے لے کر ۱۵۰ روپے ماہوار تک ہوتی ہے۔ ڈسٹرکٹ کونسل وغیرہ بھی طلباء کو وظائف دیتی ہیں۔

انجینئرنگ یونیورسٹی کی ڈیفنس سوسائٹی نیز مسلم ایجوکیشنل سوسائٹی بھی قرضہ کے طور پر طلباء کی مدد کرتی ہیں۔

ہوسٹل

یونیورسٹی کے بیشتر طلباء ہوسٹل میں ہی قیام کرتے ہیں ہوسٹل یونیورسٹی کے قریب ہی واقع ہے۔ پہلے دوسرے اور کسی حد تک تیسرے سال کے طلباء تین یا چار مل کر ایک ایک کمرہ میں رہتے ہیں۔ آخری سال میں تمام طلباء کو علیحدہ علیحدہ کمرہ دیا جاتا ہے۔

ہوسٹل میں کل خرچ ۱۲۰ روپے ماہوار سے ۱۵۰ روپے ماہوار تک ہوتا ہے

مجلس خدام الاحمدیہ

انجینئرنگ یونیورسٹی میں مجلس خدام الاحمدیہ عرصہ سے قائم ہے احمدی طلباء آپس میں رابطہ رکھتے ہیں اور مجلس اور ایک دوسرے کی بہتری کے لئے کوشاں رہتے ہیں اسی لئے حلقہ قیادت لاہور کے اچھے حلقوں میں شمار ہوتا ہے ملک لال خاں صاحب کا مجلس کی ترقی میں بڑا حصہ ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنی دعاؤں میں طلباء کو یاد رکھیں نیز ان کے جو عزیز یونیورسٹی میں داخلہ لیں ان کے ایڈریس سے خاکسار کو مطلع کریں۔ تاکہ ان کی مناسب طور پر رہنمائی کی جاسکے

اعلان داخلہ ٹی آئی کالج گھٹیالیاں

ٹی آئی انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کی گیارھویں جماعت میں داخلہ شروع ہے۔ کالج میں آرٹس کے تمام مضمون محنت۔ توجہ اور انہماک سے پڑھائے جاتے ہیں۔ ساتھ ساتھ ہی تربیت و اصلاح کا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ کالج کا ماحول نہایت پُر سکون ہے اور اخراجات نسبتاً بہت کم ہیں۔ تعلیمی بورڈ کے قواعد کے مطابق داخلہ لینے والے طلباء کو داخلہ لینے میں جلدی کرنا چاہیئے داخلہ کے متعلق تمام کوائف بذریعہ ڈاک حاصل کئے جا سکتے ہیں یا زبانی طور پر دفتر کالج سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ جو روزانہ کھلا رہتا ہے۔ داخلہ لینے والے طلباء اپنے ہمراہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ضروری لاویں۔ دور سے آنے والے طلباء کی رہائش کے لئے صاف ستھرا ہاسٹل موجود ہے کالج میں کھیلوں اور اعلیٰ درجہ کی لائبریریوں اور اخبار و رسائل کا انتظام موجود ہے۔ فارم داخلہ دفتر کالج سے مل سکے گا۔

(محمد عثمان) پرنسپل ٹی۔ آئی کالج گھٹیالیاں براستہ بدوملہی

خط وکتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا [illegible]

ملک ظفر الحق صاحب مرحوم آف شیخوپورہ

حکیم محمد عبدالجلیل صاحب مرحوم کے فرزند ملک ظفر الحق صاحب مرحوم مورخہ ۵ اگست ۱۹۶۸ء کو پشاور میں دل کے دورے سے وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ملک صاحب شیخوپورہ سے چند روز پیشتر اپنی لڑکی کے نکاح کی غرض سے پشاور تشریف لے گئے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند۔ ہر انسان پر مہربان۔ ہر چھوٹے بڑے سے شفقت کرنے والے اور تبلیغ دین کے شیدائی تھے۔ مجھ پر خاص مہربان تھے۔ اگر کسی دن مصروفیت کی وجہ سے میں حاضر خدمت نہ ہو سکتا تو خود میرے گھر تشریف لاتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ بیٹا تھوڑا سا وقت نکال کر مجھے ملنے ضرور آیا کرو۔

کچھ عرصہ پہلے ان کی بڑی صاحبزادی دل کے دورے سے ہی فوت ہوئی تھیں۔ اس موقعہ پر آپ نے بڑے صبر کا نمونہ دکھایا۔ اپنے پیچھے پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا یادگار چھوڑ گئے ہیں۔ ایک لڑکی تو اس وقت لندن میں اپنے خاوند کے ہمراہ رہائش پذیر ہے احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسکو جو آخری وقت دیدار سے بھی محروم رہی۔ صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کا جنازہ مورخہ ۶ اگست ۱۹۶۸ء کو صبح ۶ بجے پشاور سے روانہ ہو کر رات گیارہ بجے ربوہ لایا گیا۔ موصی تھے۔ اسلئے آپ کو رات ۱۲ بجے بہشتی مقبرہ دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب افراد خاندان کو اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرما کر اپنے قرب میں جگہ بخشے۔ آمین ثم آمین

(خاکسار:۔ ملک سمیع اللہ بن حکیم مرغوب اللہ صاحب آف شیخوپورہ)

وقف جدید کے وعدے اور وصولیاں جلد از جلد بھجوائیں

دوست جانتے ہیں کہ اس وقت وقف جدید کے سال کا آٹھواں مہینہ تقریباً گذرنے والا ہے۔ مگر تا حال کئی جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات اور وصولی کا تناسب نہایت ہی کم ہے۔ بعض جماعتیں ایسی ہیں۔ جہاں وعدہ جات کے مطابق وصولی نہیں ہو رہی۔ اور بعض جماعتوں کی وصول شدہ رقوم تا حال مرکز میں داخل خزانہ نہیں ہوئیں۔

از راہ کرم سیکرٹریان مال اور سیکرٹریان وقف جدید اس طرف فوری توجہ فرمادیں۔ اور احباب سے وعدوں کے مطابق وصولی فرما کر فوری طور۔ . . . . . پر مرکز میں داخل خزانہ کروادیں۔ اس اطلاع اور اعلان کو نہایت اہم سمجھا جائے

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

تحریک جدید کے عہدیداران کیلئے دوہرے ثواب کا موقع

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقعہ دیا ہے کہ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں انہیں صرف اپنے چندے کا ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں کے چندے وصول کرنے کا ثواب بھی ملتا ہے"۔

تحریک جدید کا سال ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں اور بیرونی مشنوں کو اخراجات بھجوانے کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ عہدیداران اپنی ذمہ داری کو نبھائیں اور جلد سے جلد احباب سے چندہ سال رواں وصول فرما کر مرکز کو بھجوائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مجالس خدام الاحمدیہ ماہ وفا (جولائی) کی رپورٹ کارگزاری بھجوائیں

ماہ وفا (جولائی) ختم ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک اس ماہ کی کارگزاری کی رپورٹیں بہت کم مجالس کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔

التماس ہے کہ ماہ وفا (جولائی) کی رپورٹ جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مسجد النصرت دستگیر سوسائٹی میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم

۱۱ اگست بعد نماز مغرب جلسہ زیر صدارت محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری نے کی۔ بعدہ مکرم مسعود احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "وہ پیشوا ہمارا" پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت از روئے قرآن کریم" بیان فرمائی۔ اور بتایا کہ حضور کی تمام زندگی للآخرۃ خیر لک من الاولیٰ کی مصداق تھی اور آپ کی پاک زندگی کا ہر لمحہ بعد میں آنے والے لمحات سے بہتری اور ترقی کا آئینہ دار تھا۔

بعدہٗ صاحب صدر نے خطاب فرماتے ہوئے حضور علیہ السلام کے اخلاق فاضلہ کو تفصیل سے بیان کیا اور بتایا کہ ہر انسان اپنے حالات کے لحاظ سے آپ کے اسوہ حسنہ کو اختیار کر سکتا ہے۔ یہ امتیاز گذشتہ انبیاء میں سے کسی کو حاصل نہیں تھا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا سے قبل محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب پریذیڈنٹ حلقہ دستگیر سوسائٹی کراچی نے تمام حاضرین اور مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے بعد احباب میں شیرینی تقسیم کی۔ مسجد النصرت میں روشنی کا خاص انتظام اس موقع پر کیا گیا تھا۔ مکرم عبدالحمید صاحب شملوی ایڈیٹر اخبار "نئی روشنی" کراچی نے از راہ شفقت دعوت کو قبول فرماتے ہوئے جلسہ میں شرکت فرمائی۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد حلقہ دستگیر سوسائٹی کراچی)

گورنمنٹ انجینئرنگ سکول۔ رسول میں داخلہ

(شبینہ کورس)

سکول ہذا میں مندرجہ ذیل کورسز کا اجراء کیا گیا ہے۔ نام کورس مدت کم از کم مطلوبہ قابلیت، فیس داخلہ ماہانہ فیس درج ذیل ہے۔

نام کورس	مدت	مطلوبہ قابلیت	فیس داخلہ	ماہانہ فیس
۱۔ ڈرافٹس مین	۲ سال	میٹرک ڈرائنگ اور سائنس	۲۰/-	۲۰/- روپے
۲۔ سروے ار	۱ سال	میٹرک ڈرائنگ کے ساتھ یا سیکنڈ ڈویژن سائنس کے ساتھ	۲۰+۵۰ روپے	۱۰/- ،
۳۔ الیکٹریکل سپروائزر	۱ سال	میٹرک سائنس کے ساتھ	، ۲۰ فیس داخلہ	۱۰/- ،
۴۔ ٹریسر	۱ سال	میٹرک	۲۰/- فیس داخلہ	۱۰/-
۵۔ فٹر	۱ سال	مڈل	۲۰/-	۱۵/-

سادہ کاغذ پر درخواست برائے داخلہ معہ مطلوبہ سرٹیفکیٹ کی تصدیق شدہ نقل اور متعلقہ یونین کونسل کے چیئرمین کی طرف سے اچھے اخلاق کا سرٹیفکیٹ پرنسپل صاحب گورنمنٹ انجینئرنگ سکول۔ رسول (گجرات) کے نام بذریعہ رجسٹری یا دستی ۳۰ اگست ۱۹۶۸ء تک پہنچ جانی چاہیے

شبینہ کلاس کے طلباء سکول سے باہر رہائش کا انتظام خود کریں گے۔ ان کو سکول میں رہائش کی اجازت نہیں (از پراسپکٹس)

نوٹ:۔ یکم ستمبر ۱۹۶۸ء کے بعد (قائد مجلس خدام الاحمدیہ رسول) محمد احمد شیخ کیو بیکل نمبر ۳۔ سائیفن ہوسٹل رسول کو میس۔ سکول کے باہر بالکل سستی قیام و طعام کا بندوبست کر دیا جائے گا۔

(قائد خدام الاحمدیہ رسول)

میٹرک کا امتحان پاس کرنیوالے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں فوری طور پر اپنے (۱) رول نمبر (۲) نتیجہ امتحان (۳) اور مکمل پتے سے وکالت دیوان تحریک جدید کو اطلاع دیں۔

(وکالت دیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون اور مخلصین جماعت

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :-

(۱) "ہمارے ذمہ بہت بڑا کام ہے اور ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں (تمام غیر ممالک) داخل ہو جائیں"

(۲)

"پس ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر ممالک میں مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے - اور اس کے لئے ہر ممکن جدوجہد اور قربانی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے... ... جب تک ہماری جماعت اپنے اس فرض کو نہیں سمجھتی اس وقت تک اس کا یہ امید کرلینا کہ وہ اسلام کو دنیا پر غالب کرنے میں کامیاب ہو جائے گی غلط ہے"

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعودؓ نے اپنے پیارے محسن آقا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد مبارک

مَنْ بَنیٰ لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ

یعنی جو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے" کی تعمیل میں ایک وسیع پروگرام کے ماتحت ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا کام شروع فرمایا۔ سو اس سلسلہ میں ہر احمدی مرد، عورت اور بچے پر فرض ہے کو چاہیئے کہ وہ مساجد ممالک بیرون کے لئے مساجد فنڈ میں فراخدلی سے حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

وقف جدید میں یکصد روپے یا زائد وعدہ کرنے والے احباب

۱۶۱ مکرم میاں عبدالقیوم صاحب ٹھیکیدار کالا گوجراں ضلع جہلم ۔۔ — ۱۱۵ روپے
۱۶۲ ۔ ، چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ گجرات ۔۔ — ۱۰۶ روپے
۱۶۳ ، چوہدری عنایت اللہ صاحب گجرات ۔۔ — ۱۰۰ روپے
۱۶۴ ۔ ، ملک اعجاز ربانی صاحب گجرات ۔۔ — ۲۲۴ روپے
۱۶۵ ۔ ، میجر ڈاکٹر عبدالحق صاحب ملک گجرات ۔۔ — ۱۰۵ روپے
۱۶۶ ۔ ، چوہدری جلیل احمد صاحب ناصر سرائے عالمگیر گجرات ۔۔ — ۱۰۰ روپے
۱۶۷ ، کرنل چوہدری اکبر علی صاحب کھاریاں ضلع گجرات ۔۔ — ۱۰۰ روپے
۱۶۸ ، کرنل السید ضیاء الحسن صاحب ، ، — ۲۰۰ روپے
۱۶۹ ۔ ، کیپٹن قاضی بشیر الدین صاحب کھاریاں ، ۔۔ — ۱۵۰ روپے
۱۷۰ ، لفٹنٹ محمود احمد صاحب ، ۔۔ — ۱۰۰ روپے
۱۷۱ ۔ ، ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب کیمبل پور ۔۔ — ۱۱۵ روپے
۱۷۲ ۔ ، سید محمد بشیر شاہ صاحب مانسہرہ ۔۔ — ۱۰۱ روپے
۱۷۳ ۔ ، ڈاکٹر مبارک احمد صاحب پشاور ۔۔ — ۱۰۰ روپے
۱۷۴ ۔ مکرمہ بیگم فقیر محمد صاحب پشاور ۔۔ — ۱۱۰ روپے
۱۷۵ ۔ مکرم خواص خان صاحب پشاور ۔۔ — ۱۰۳ روپے
۱۷۶ ۔ ، مرزا عبدالقیوم صاحب پشاور ۔۔ — ۱۰۰ روپے
۱۷۷ ۔ ، ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کوہاٹ ۔۔ — ۱۰۰ روپے
۱۷۸ ۔ ، خان خلیل احمد صاحب ایکسٹین ڈیرہ اسماعیل خان ۔۔ — ۳۱۰ روپے
۱۷۹ ۔ ، ڈاکٹر مبارک احمد صاحب مردان ۔۔ — ۱۲۲ روپے
۱۸۰ ۔ ، مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا — ۲۱۵ روپے
۱۸۱ ۔ مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرگودھا ۔۔ — ۳۲۴ روپے
۱۸۲ ۔ ، شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ سرگودھا ۔۔ — ۱۷۰ روپے
۱۸۳ ۔ ، میاں عبدالسمیع صاحب نون سرگودھا ۔۔ — ۱۱۵ روپے
۱۸۴ ۔ ، خان عبدالستار خان صاحب سرگودھا ۔۔ — ۱۰۴ روپے
۱۸۵ ۔ ، شیخ فضل الرحمٰن صاحب پراچہ سرگودھا ۔۔ — ۱۲۵ روپے
۱۸۶ ۔ ، سید مبارک حسین شاہ صاحب سرگودھا ۔۔ — ۱۱۵ روپے
۱۸۷ ، میجر بشیر احمد صاحب پراچہ مرحوم سرگودھا ۔۔ — ۱۱۵ روپے
۱۸۸ ، ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب بھکر ۔۔ — ۱۰۰ روپے
۱۸۹ ، چوہدری محمد نذیر صاحب بھکر ۔۔ — ۱۰۰ روپے
۱۹۰ ، مرزا برکت علی صاحب ربوہ ۔۔ — ۱۱۰ روپے
۱۹۱ ، ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب عارف والا ۔۔ — ۱۱۰ روپے
۱۹۲ ، شیخ ضیاء الحق صاحب ناظم آباد کراچی ۔۔ — ۱۵۰ روپے
۱۹۳ ، چوہدری عبدالحمید خان صاحب کراچی ۔۔ — ۱۲۰ روپے
۱۹۴ مکرمہ بیگم چوہدری نبی احمد صاحب کراچی ۔۔ — ۱۱۰ روپے
۱۹۵ مکرم نواب زادہ محمد امین خان صاحب بنوں ۔۔ — ۱۰۲ روپے
۱۹۶ ، خان فضل الرحمٰن خان صاحب شوگر ملز بنوں ۔۔ — ۱۹۰ روپے
۱۹۷ ، ڈاکٹر مبارک احمد صاحب مردان ۔۔ — ۱۲۲ روپے
۱۹۸ ، مبارک احمد صاحب ہاشمی گلگت ۔۔ — ۱۰۰ روپے
۱۹۹ ، شیخ محمود احمد صاحب دستگیر کالونی کراچی ۔۔ — ۲۴۰ روپے
۱۲۰ ، ڈاکٹر غلام حیدر صاحب ۱۷ اچھور ضلع شیخوپورہ ۔۔ — ۱۰۰ روپے

(ناظم ارشاد وقف جدید)

کاروبار میں ترقی

ہمارے پاس صنعتی اور دیگر مختلف کاروبار کے اداروں کے ایجنٹ اور تقسیم کنندگان ہونے کا وسیع تجربہ اور بہترین وسائل موجود ہیں

اپنے کاروبار میں اضافہ کے خواہشمند صنعتی یا دیگر کاروباری ادارے ہمارے وسیع تجربہ اور خدمات سے فائدہ حاصل کریں

دیانت ٹریڈرز

(۱۲ ملبرسعد چیمبرز اسٹیشن روڈ حیدرآباد (پاکستان)

ایک نادر موقع

محلہ دارالعلوم غربی ربوہ

میں دس دس مرلہ کے اکٹھے دو قطعات جو کہ بڑی سڑک کے قریباً عین وسط میں واقع ہیں، قابل فروخت ہیں۔ دوست بذریعہ خط و کتابت یا بالمشافہ بات چیت کریں۔

(خاکسار سید شمس الحق دارالعلوم غربی - ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

اعلان نکاح

مورخہ ۱۷ ظہور ۱۳۴۷ ہش بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسجد احمدیہ احمد نگر کوہاٹ میں عزیزم مرزا یوسف احمد صاحب ابن جناب ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب امیر جماعت نوشہرہ کینٹ کا نکاح محترمہ نگہت شیریں صاحبہ بنت جناب محمد صدیق خان صاحب (ریٹائرڈ ایس پی) آف احمد نگر کوہاٹ کے ہمراہ مبلغ دس ہزار ایک صد روپیہ حق مہر پر محترم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کوہاٹ نے پڑھا۔

عزیزم مرزا یوسف احمد محترم ڈاکٹر مرزا عبدالکریم صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ دارالرحمت وسطی ربوہ کے پوتے ہیں۔ اور محترمہ نگہت شیریں صاحبہ خان بہادر محمد علی خان صاحب مرحوم آف کوہاٹ کی نواسی ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے

(محمد رشید ارشد قائد و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی)

درخواست دعا

میرے والد مکرم چوہدری غلام رسول صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوکھڑ غلام رسول ضلع مظفر گڑھ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

(نور احمد۔ نند برادرس - ڈھولن آباد - میر پور خاص)

اسلام ساری دُنیا کے لئے امن کی نوید اور خوشخبری لایا ہے

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسی تعلیم لے کر آئے ہیں جو تمام دُنیا کے لئے امن کا موجب ہے،

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیات ۱، ۲، ۳ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں :-

"پھر سوال پیدا ہوتا تھا کہ جب خدا سلام ہے تو اس کی طرف سے امن سارے کے لئے آنا چاہیئے نہ کہ بعض کے لئے کیونکہ اگر خالی اپنوں کے لئے امن ہو تو یہ کوئی کامل امن نہیں کہلا سکتا۔ اس کا بھی اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں جواب دیتا ہے فرماتا ہے

وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ - (زخرف آیت ۸۹، ۹۰)

یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسی تعلیم لے کر آئے ہیں جو سارے عالم کے لئے ہی امن کا موجب ہے اور ہر شخص کے لئے وہ رحمت کا خزانہ اپنے اندر پوشیدہ رکھتی ہے مگر افسوس کہ لوگ اس کو نہیں سمجھتے بلکہ وہ اس تعلیم کے خلاف لڑائیاں اور فساد کرتے ہیں۔ جو ان کے لئے نوید اور خوشخبری ہے یہاں تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی یہ کہنا پڑا کہ خدایا میں اپنی قوم کی طرف امن کا پیغام لے کر آیا تھا۔ مگر اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ - یہ قوم جس کے لئے میں امن کا پیغام لایا تھا یہ تو مجھے بھی امن نہیں دے رہی۔ اٰمَنَ کے معنے ایمان لانے کے بھی ہوتے ہیں اور اٰمَنَ کے معنے امن دینے کے بھی ہوتے ہیں (اقرب) وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ میں اسی امر کا ذکر ہے کہ ہمارا نبی ہم سے پکار پکار کر کہتا ہے کہ خدایا باوجودیکہ میں اپنی قوم کے لئے امن کا پیغام لایا تھا وہ اس کی قدر کرنے کی بجائے میری مخالفت پر کمر بستہ ہوگئی ہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے میرے امن کو بالکل برباد کر دیا۔ مگر فرمایا

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ

ہم نے اپنی نبی سے یہ کہا ہے کہ اگر ان لوگوں کو تیری تعلیم کی عظمت معلوم نہیں ہوئی اس لئے وہ غصہ میں آجاتے ہیں۔ اور تیری مخالفت پر کمر بستہ رہتے ہیں تو ان سے درگزر کر کیونکہ ہم نے تجھے امن کے قیام کے لئے ہی بھیجا ہے۔ وَقُلْ سَلٰمٌ اور جب تجھ پر یہ لوگ حملہ کریں۔ اور تجھے ستائیں تو تو بھی کہتا رہ کہ میں تو تمہارے لئے سلامتی لایا ہوں فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ عنقریب دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُنیا کے لئے امن لایا تھا لڑائی نہیں لایا تھا۔ گویا وہ امن جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے وہ صرف مومنوں کے لئے ہی امن نہ رہا بلکہ سب کے لئے امن ہو گیا۔

پھر صرف محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی نہیں بلکہ تمام مومنوں کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا

(سورہ فرقان آیت ۶۴)

وہ جاہل جو اسلام کی غرض و غایت کو نہیں سمجھتے جب مسلمانوں سے لڑنا شروع کر دیتے ہیں تو مومن کہتے ہیں کہ ہم تو تمہاری سلامتی چاہتے ہیں چاہے تم ہمارا برا ہی کیوں نہ چاہو جب دشمن کہتا ہے کہ تم کیسے گندے عقائد دنیا میں رائج کر رہے ہو تو وہ کہتے ہیں یہ گندے عقائد اور بیہودہ باتیں نہیں بلکہ سلامتی کی باتیں ہیں۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی سلامتی صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہی نہیں بلکہ مومنوں کے لئے بھی ہے اور صرف مومنوں کے لئے ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے ہے" (تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۲۴۴)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

روس اور اس کے اتحادیوں نے چیکوسلواکیہ پر قبضہ کر لیا۔

پراگ ۲۲ اگست۔ روس، مشرقی جرمنی پولینڈ، ہنگری اور بلغاریہ کی فوجوں نے کل چیکوسلواکیہ پر قبضہ کر لیا۔ روسیوں نے یقین دلایا ہے کہ جب ان فوجوں کی ضرورت باقی نہیں رہے گی تو انہیں واپس بلا لیا جائے گا پراگ ریڈیو نے کہا کل صبح معاہدہ وارسا کی فوجوں نے سرحد پار کی اور بعد میں اطلاع دی کہ پورے ملک پر بیرونی فوجوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ روسی ٹینکوں نے کمیونسٹ پارٹی کے ہیڈ کوارٹر اور وزارت خارجہ کے دفتر کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ کمیونسٹ پارٹی کے دوبچیک سمیت چیکوسلواکی لیڈروں کو قابض فوجوں نے پارٹی کے صدر دفتر میں روک لیا ہے۔ دارالحکومت پراگ میں روسی فوجوں اور عوام کے درمیان لڑائی چھڑ گئی ہے اور شہر میں گولی چلنے اور اکا دکا جھڑپوں کی اطلاعات بھی ملی ہیں۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق فائرنگ سے کم از کم دو افراد ہلاک اور ۲۰ زخمی ہو گئے

سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس شروع ہو گیا

اقوام متحدہ ۲۲ اگست۔ رات سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس شروع ہوا۔ جس میں معاہدہ وارسا میں شامل ممالک کی طرف سے چیکوسلواکیہ پر قبضہ کر لینے کی وجہ سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس پر غور کیا گیا۔

یہ ہنگامی اجلاس برطانیہ، فرانس اور بعض دیگر مغربی ملکوں کی درخواست پر بلایا گیا ہے۔ اجلاس میں سب سے پہلے روسی نمائندہ کو اظہار خیال کا موقع دیا گیا اس نے اپنی تقریر میں یہ ظاہر کیا کہ روس اور اس کے اتحادیوں نے چیکوسلواکیہ کے راہنماؤں کی درخواست پر اپنی فوجیں وہاں بھیجی ہیں جونہی حالات معمول پر آجائیں گے یہ فوجیں واپس بلا لی جائیں گی۔ روسی نمائندہ نے سلامتی کونسل کے اس ہنگامی اجلاس کو غیر ضروری قرار دیا اور کہا کہ بعض بیرونی ممالک کی طرف سے سوشلسٹ نظام کو کمزور کرنے کے لئے جو کارروائیاں کی جا رہی تھیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے چیکوسلواکیہ میں فوجیں داخل کی گئی ہیں۔

فوجی مداخلت معاہدہ وارسا کی سنگین خلاف ورزی ہے۔

پراگ ۲۲ اگست۔ چیکوسلواکیہ کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے روس اور دیگر اتحادی ملکوں کی فوجوں کی مداخلت کو معاہدہ وارسا کی سنگین خلاف ورزی قرار دیا ہے۔

کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے بیان کو دنیا کے تمام ریڈیو اور ٹیلی ویژن سٹیشنوں نے نشر کیا مرکزی کمیٹی نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ معاہدہ وارسا کے رکن پانچ ملکوں کی فوجوں کا چیکوسلواکیہ پر قبضہ معاہدے کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ پراگ ریڈیو مختلف وقفوں سے کمیونسٹ پارٹی کی مختلف علاقائی کمیٹیوں کے بیانات نشر کر رہا ہے جن میں مرکزی کمیٹی کے موقف کی مکمل تائید و حمایت کی گئی ہے

گورنر مغربی پاکستان روس کے دورے پر جائیں گے

اسلام آباد ۲۲ اگست۔ گورنر مغربی پاکستان محمد موسےٰ تین ستمبر کو ماسکو روانہ ہو جائیں گے وہ روسی حکومت کی دعوت پر ایک ہفتہ کا سرکاری دورہ کریں گے۔

ایف اے کا نتیجہ ۲ ستمبر کو نکلے گا،

لاہور ۲۲ اگست۔ ایف اے کے نتیجہ کا اعلان ۲ ستمبر کو کیا جائے گا۔ ثانوی تعلیمی بورڈ کے اعلان کے مطابق نتیجے کا گزٹ دو جلدوں پر مشتمل ہوگا جو حبیب بنک کی ہر شاخ سے پانچ روپے فی جلد کے حساب سے مل سکے گا۔

درخواستِ دُعا

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف کے بھتیجے ناصر احمد مرحوم ابن مکرم محمد صادق صاحب کو ایک حادثہ میں سخت چوٹیں آئی ہیں۔ وہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین (خاکسار ملک مبارک احمد سیکرٹری ایڈیٹر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴